﴿ ایک اشکال کا ازالہ ﴾

یا یھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وأیدیکم الی المرافق وامسحوا برء وسکم وارجلکم الی الکعبین

اس آیت کریمہ کے لفظ ' وارجلکم ' میں دو قراءتیں ہیں:

1۔ وَاَرْجُلَکُمْ (بالنصب) یہ قراءت امام نافع، ابن عامر الشامی، کسائی، یعقوب کی ہے اور امام عاصم سے دو روایتیں ہیں: ایک کسرہ سے (جسے ان کے راوی شعبہ بن عیاش نے روایت کیا ہے) دوسری فتحہ سے (جسے ان کے راوی حفص بن سلیمان نے روایت کیا ہے)۔

توجیہ: اس قراءت کے مطابق 'وَاَرْجُلَکُمْ' کا عطف 'وأیدیکم' پر ہے۔اور معلوم ہوا کہ غسل الوجہ والیدین کے حکم میں 'پاؤں' بھی شامل ہیں۔

2۔ وَاَرْجُلِکُمْ (بالجر) یہ قراءت امام ابن کثیر، ابو عمرو بصری نحوی، امام حمزہ، امام ابو جعفر، امام خلف کی ہے۔

توجیہات:

1۔ قال الامام الشافعی: یحمل مسح الارجل علی بعض الاحوال، وھو لبس الخف۔

مکہ کی قراءت بالجر ہے تو بہت ممکن ہے کہ امام شافعی کی قراءت بھی بالجر ہو۔کیونکہ آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور ادھر سے ہی قرآن مجید حفظ کیا۔اور بعض کے قول کے مطابق آپ مکہ کی قراءت کے امام عبد اللہ بن کثیر مکی کی تلمیذ رشید بھی ہیں۔(کتاب النشر لابن جزری:1/310)

2۔ معنوی طور پر اس کا عطف 'أیدیکم' پر ہی ہے۔لیکن یہ کسرہ 'الجر بالجوار' کی وجہ سے آیا ہے۔یعنی چونکہ قریب ہی دوسرا اسم مجرور آ رہا ہے۔جو 'بِرُءُوْسِکُمْ' ہے، اس کی مناسب سے اس منصوب کو بھی جر دے دیا۔

جس طرح کے عرب کا قول ہے: 'جحرُ ضبٍّ خربٍ' (اس مثال میں 'خربٍ' صفت تو 'جحرُ' کی ہے۔لیکن الجر بالجوار کے تحت اس کو کسرہ دیا گیا ہے)

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان 'عَذَابَ یَوْمٍ مُحِیْطٍ' (قوم عاد کو عذاب نے گھیرا تھا نہ کہ دن نے)

اور 'یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ۔ بِاَکْوَابٍ وَاَبَارِیْقَ وَکَاسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ۔ وَحُوْرٍ عِیْنٍ' (اس آیت میں 'وحورٍ عینٍ' پر کسرہ الجر بالجوار کی وجہ سے ہے نہ کہ 'وکاسٍ' پر عطف کی وجہ سے۔کیونکہ اگر اس کا عطف 'وکاسٍ' پر کریں گے تو معنی ہوگا کہ کم سن عمر بچے حوروں پر چکر لگائیں جبکہ ان کے چکر جنتیوں پر ہوں گے۔)

یہ توجیہ امام سیبویہ، اخفش اور ابو عبیدہ کی ہے۔اور اس توجیہ کو امام ابو بکر قسطلانی (لطائف الاشارات:5/1935)، احمد بن محمد البنا (اتحاف فضلاء البشر:1/531) احمد بن یوسف المعروف بالمسین الحلبی (الدر المصون:4/210) امام ابن کثیر (تفسیر القرآن العظیم:2/27) نے ذکر کیا ہے۔

جبکہ امام محمد الامین الشنقیطی فرماتے ہیں: 'اعلم أولا أن القراء تین اذا ظھر تعارضھما فی آیۃ واحدۃ لھما حکم الآیتین، کما ھو معروف عند العلماء واذا علمت ذلك فاعلم أن قراء ۃ (وارجلکم) بالنصب صریح فی وجوب غسل الرجلین فی الوضوء، فھی تفھم أن قراء ۃ الخفض انما ھی لمجاورۃ المخفوض مع انھا فی الاصل منصوبۃ بدلیل قراء ۃ النصب، والعرب تخفض الکلمۃ لمجاورتھا للمخفوض مع انھا اعرابھا النصب'۔(اضواء البیان:2/8)

3۔ کبھی کلام عرب کے اندر ایک اسم کا دوسرے اسم پر عطف ڈالا جاتا ہے۔لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے۔اور اس کی ایک مثال یہ ہے کہ یہاں 'وَاَرْجُلِکُمْ' کا عطف اگرچہ 'برء وسکم' پر ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہے۔

یہ توجیہ امام فراء رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔(حجة القراء ات لابن زنجلة:223)

4۔ اس کا عطف 'برء وسکم' پر ہی ہے۔اور اس سے مراد پاؤں کا مسح ہی ہے۔لیکن احادیث نبوی نے توضیح تشریح کردی کہ یہ اس وقت ہے جب موزے پہنے ہوں۔اگر موزے نہیں پہنے تو پھر پاؤں کو دھونا ہے۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:'نزل القرآن بالمسح والسنة بالغسل'۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''وارجلكم الى الكعبين''هو المسح'۔امام شعبی فرماتے ہیں:'نزل جبريل بالمسح'۔(تفسیر القرآن العظیم:2/27)

5۔ اس کا عطف 'برء وسکم' پر ہی ہے۔لیکن اس مسح الرِّجل سے مرادُ الغسل دھونا' ہے۔جس طرح کہ عرب کا قول ہے: 'تَمَسَّحْتُ للصلاة أي تَوَضَّأتُ' (توجیہ مشکل القراءات العشریۃ:202)

اس توجیہ کو امام ابن تیمیہ(التفسیر الکبیر:4/50)اور الدکتور عبدالعزیز بن علی الحربی (توجیہ مشکل القراءات العشریۃ:202)نے ذکر کیا ہے۔

نقطہ نظر:

اگر بالفرض جر والی قراءت کی کوئی توجیہ نہ بھی ملے تو پھر بھی اس قراءت کی حقانیت پر کوئی حرف نہیں آتا۔کیونکہ یہ قراءت ائمہ عشرہ میں سے پانچ ائمہ کی قراءت کی ہے۔وہ ائمہ عشرہ جن کی قراءت کے متواتر ہونے پر پوری امت کا سلف سے خلف تک اجماع چلا آرہا ہے۔جیسا کہ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'لا نزاع بين المسلمين ان الحروف السبعة التى انزل القرآن عليها لا تتضمن تناقض المعنى وتضاده بل قد يكون معناها متفقًا او متقاربًا '(فتاویٰ ابن تیمیہ:13/391،392)' مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سات حروف جن میں قرآن نازل ہوا ہے ان کے معانی میں ناقض وتضاد نہیں ہے بلکہ یا تو معانی میں متفق ہیں یا قریب قریب ہیں'۔

مزید فرماتے ہیں:'ولم ينكر احد من العلماء قراءة العشر ، ولكن من يكن عالما بها او لم تثبت عنده كمن يكون فى بلد من بلاد الاسلامية بالمغرب او غيرها ـ ولم يتصل به بعض هذه القراء ات فليس له أن يقرأ بما لا يعلمه ، (فتاویٰ ابن تیمیہ:393)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:' مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ كُلِّهٗ ' جس نے کسی ایک قراءت کا انکار کردیا گویا اس تمام قراءتوں کا انکار کردیا۔(فتاویٰ ابن تیمیہ:13/391،392)

تنبیہ :

اہل تشیع نے 'وَاَرْجُلِکُمْ' والی قراءت کو حجت بنا کر مسح کو ہی لازم کرلیا ہے۔جیسا کہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:'فقد احتج بها الشيعة فى قولهم بوجوب مسج الرجلين' اور آخر میں فرماتے ہیں:'من أوجب من الشيعة مسحهما كما يمسح الخف فقد ضل وأضل'' (تفسیر القرآن العظیم:2/28)

قابل غور بات یہ ہے کہ شیعہ کا کسی قراءت کو دلیل بنا کر کسی موقف کو اختیار کر لینا اس قراءت کی حجیت کو کم نہیں کرتا۔ اگر قراءات کے صحیح ہونے کا معیار یہ بنا دیا جائے کہ کسی نے اس سے غلط معنی نہ اخذ کیا ہو تو پھر تو روایۃ حفص پر بھی کئی اعتراضات وارد ہوں گے۔ جیسا کہ سورۃ مریم کی آیت 'قال انما انا رسول ربكِ لأهب لك غلاما زكيا' ہے۔

اس آیت میں 'لأَهَبَ' روایۃ حفص میں واحد متکلم کے ساتھ ہے۔ تو کیا جبریل علیہ السلام کسی کو اولاد دے سکتے ہیں؟

ادھر ہی دوسری قراءت اس کا دفاع کرتی ہے 'لِيَهَبَ لك غلاما زكيا' وہ اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزہ بچہ عطا کرے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ 'وَارْجُلِكُمْ' جر کے ساتھ پڑھنے سے کئی اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعتراضات کرنے والوں نے تو نصب کے ساتھ پڑھنے پر بھی اعتراضات کیے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: توجیہ مشکل القراءات العشریۃ :200۔

ایک نظر ادھر بھی:

عالم اسلام کے بڑے ممالک مصر، صومالیہ، سوڈان اور حضرموت کی فضاؤں میں آج بھی قراءات ابی عمرو پڑھی جاتی ہے اور ابو عمرو کی قراءت بھی بالجر ہے۔ اور اس قراءت میں ان کے ہاں مصاحف بھی چھپے ہوئے ہیں۔ جن کا ملاحظہ ذیل میں کریں!

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ
وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُواْ
وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ
أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا
فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑦
وَٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم
بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ
ٱلصُّدُورِ ⑧ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ
شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ
أَلَّا تَعْدِلُواْ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ
وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُواْ
وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ
أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا
فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑥
وَٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم
بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ
ٱلصُّدُورِ ⑦ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ
شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ
أَلَّا تَعْدِلُواْ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ
ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑧ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ

آخری بات:

امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" واما القـراءة الأخرى وهى قراءة من قرأ: (وارجلِكم) بالخفض فهى لا تخالف السنة المتواترة ، اذا القراء اتان كالآيتين ، والسنة الثابتة لا تخالف كتاب الله ، بل توفقه وتصديقه ، ولكن تفسره وتبينه لمن قصر فهمه عن فهم القرآن ، فان القرآن فهى دلالات خفية تخفى على كثير من الناس ، و فيه مواضع ذكرت مجملة تفسرها السنة وتبينها "۔

(التفسیر الکبیر:4/50)

(و السلام عليكم ورحمة الله وبركاته)